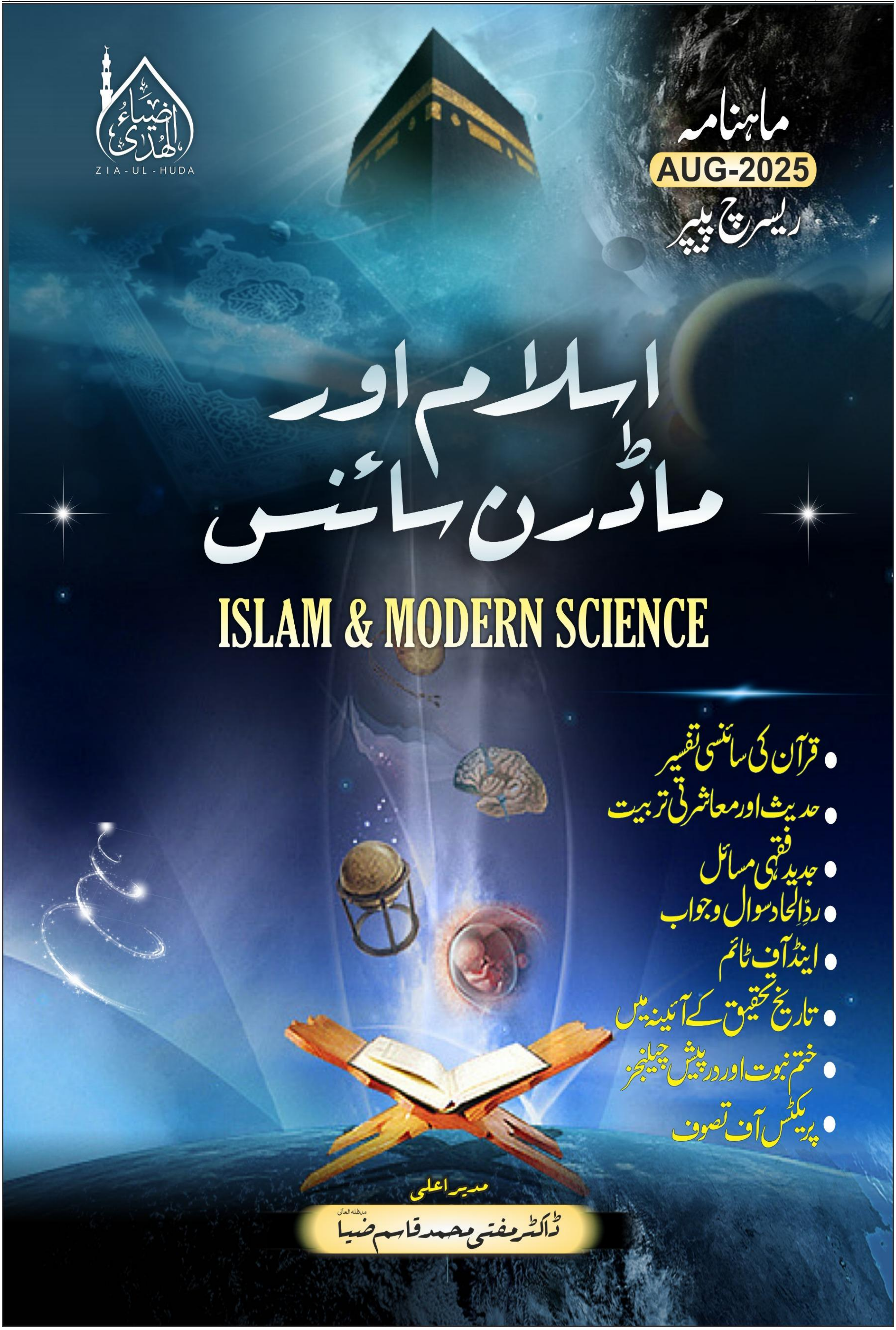
ZIA-UL-HUDA
ماہنامہ
AUG-2025
ریسرچ پیپر
اسلام اور ماڈرن سائنس
ISLAM & MODERN SCIENCE
قرآن کی سائنسی تفسیر
حدیث اور معاشرتی تربیت
جدید فقہی مسائل
ردِّ الحاد سوال و جواب
اینڈ آف ٹائم
تاریخ تحقیق کے آئینہ میں
ختم نبوت اور درپیش چیلنجز
پریکٹس آف تصوف
مدیر اعلیٰ
مدظلہ العالی
ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیا

اجمالی فہرست

نمبر شمار	مضامین	عنوان	صفحہ نمبر
01	قرآن کی سائنسی تفسیر	سورۃ البقرہ آیت 22 کی سائنسی تفسیر	5
02	حدیث اور معاشرتی تربیت	حدیث اور پبلک رائٹس	6
03	جدید فقہی مسائل	کرپٹو کرنسی کا جواز	8
04	اینڈ آف ٹائم	دَجّال کی ماڈرن شکلیں	9
05	رَدِّ اِلحاد	وجودِ باری تعالیٰ پر اعتراض و جوابات	11
06	ختمِ نبوت اور درپیش چیلنجز	ختمِ نبوت پر اعتراضات اور ان کے جوابات	13
07	تاریخ تحقیق کے آئینہ میں	حضرت عمر کی تاریخِ شہادت کا تحقیقی تجزیہ / اعتراضات اور ان کے جوابات	16
08	پریکٹس آف تصوف	تصورِ اسمِ ذات: طریقہ کار اور روحانی فوائد	18
09	تعارف	تنظیم ضیاء الھدیٰ کا تعارف	19
10	ہومین ایڈ فاؤنڈیشن HAF	دکھی انسانیت کی خدمت کا روشن مینار	21

تفصیلی فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فہرست	2	زمین میں موجود تمام اشیا کا انسان کے لئے تخلیق کرنا	6
سورۃ البقرہ آیت 22 کی سائنسی تفسیر	5	پھر آسمان بنانے کا قصد فرمایا	6
زمین کے بچھونا ہونے کے فوائد	5	تو ٹھیک سات آسمان بنائے	6
زمین کی سطح	5	فضا کی تہیں	6
درجہ حرارت اور موسم	5	سات آسمان	6
زراعتی پیداواری صلاحیت	5	حدیث اور پبلک رائٹس	6
آسمان کے چھت ہونے کے فوائد	5	ایسپلینیشن	7
فضا کا تحفظ	5	حدیثِ پاک سے ملنے والا سبق	7
اووزن تہہ	5	کرپٹو کرنسی کا جواز	8
میگنیٹو سفیئر	5	کرپٹو کرنسی کی تعریف	8
شہاب ثاقب سے تحفظ	5	فقہِ حنفی کے اصول اور کرپٹو کرنسی	8
سورۃ البقرہ آیت 29 کی سائنسی تفسیر	5	دجّال کی ماڈرن شکلیں	9

دجّال کی ظاہری شکل	9	تصورِ اسمِ ذات کا طریقہ	18
دجال کی فتنہ انگیزیاں	9	قلب وبدن کی صفائی	18
پانی وآگ کا فتنہ	9	حروفِ اسمِ ذات اللہ پر توجہ	18
دجال کی مدتِ قیام	9	تصورِ اسمِ ذات اللہ کے روحانی کے فوائد	18
دجال سے بچاؤ کا طریقہ	10	نفسِ امارہ	18
دجالی سسٹم کی برانچز	10	دل کا زندہ ہونا	19
باطل نظریات وعقائد	10	دیدارِ الٰہی کی راہ ہموار ہوتی ہے	19
میڈیا اور ڈیجٹل پروپیگنڈہ	10	فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا مقام	19
سود پر مبنی عالمی معیشت	10	علمِ لدنی اور مجلسِ محمدی میں حضوری	19
سائنس کو خدا بنانا	10	دل میں توحید کا نقش	19
اخلاقی پستی اور فحاشی	11	خوف وغم سے نجات	19
اسلام اور شعائرِ دین کا مذاق	11	ہر لمحہ ذکر میں رہنا	19
عالمی ایجنڈے اور نیو ورلڈ آرڈر	11	اختتامی کلمات	19
وجودِ باریٰ تعالیٰ پر اعتراض وجوابات	11	تنظیم ضیاء الہدیٰ کا تعارف	19
عقیدہ ختم نبوت پر اعتراضات وجوابات	13	تنظیم ضیاء الہدیٰ کا Uk میں کام	20
خاتم کے معنیٰ کی تحقیق	13	دارُ الافتاء الفقہ الاسلامی (برمنگھم اور لوٹن)	20
حضرت عمر کی تاریخ شہادت کا تحقیقی تجزیہ / اعتراضات اوران کے جوابات	16	برمنگھم کے علاقے کٹس گرین میں ادارے کا قیام	20
پہلا الزامی جواب	16	اسلامک ریسرچ سینٹر	20
مرزا صاحب کا تجزیہ	16	آن لائن فری کورسز	20
ڈاکٹر اسرار صاحب کا تجزیہ	16	پاکستان میں تنظیم ضیاء الہدیٰ کے 9 اسلامک ادارے	20
تحقیقی جواب	16	ادارہ ضیاء المدینہ توحید گارڈن پکا میل سٹاپ مین ملتان روڈ لاہور	21
مرزا صاحب کا تجزیہ	17	جی ڈی اکسفورڈ سکول مانگا منڈی لاہور	21
نتیجہ	17	ادارہ ضیاء المدینہ تلہ گنگ ونہار ضلع چکوال مین میانوالی روڈ	21
گذارش	18	ادارہ ضیاء المدینہ پنڈوریاں سانگلہ ہل فیصل آباد	21
خلاصہ کلام	18	ادارہ ضیاء المدینہ جھنگ سٹی	21
تصورِ اسمِ ذات: طریقۂ کار اور روحانی فوائد	18	ادارہ ضیاء المدینہ جھنگ حسن خان	21

ادارہ ضیاء المدینہ ایف بی ایریا کراچی	21	مساجد کی تعمیر	22
ادارہ ضیاء المدینہ شاہ خالد ٹاؤن شاہدرہ لاہور	21	معذور اور بیمار افراد کی مدد	22
دکھی انسانیت کی خدمت کا روشن مینار	21	غریب سادات کی کفالت	22
بین الاقوامی سطح پر خدمات	21	رمضان المبارک کے خصوصی راشن پیکجز	22
یوگنڈا اور تنزانیہ میں قربانی کی سنت کا احیا	21	لائیولی ہُڈ پروجیکٹ (روزگار کے مواقع)	22
فلسطین (غزہ) میں امدادی کام	22		
پاکستان میں فلاحی منصوبے	22		
تعلیمی خدمات مدارس و اسکولنگ سسٹم	22		
سندھ، تھرپارکر میں صاف پانی کا انتظام	22		

اس ماہنامہ کو ہر ماہ فری حاصل کرنے کے لیے درج ذیل واٹس ایپ نمبر زرابطہ فرمائیں۔

For UK	Dr.Mufti Muhammad Qasim Zia	+447448697754
For India	Farhan Ziaee	+918860931640
For Pakistan	Mowlana Sideeq Ziaee	+923077078616

جدید فقہی مسائل اور اسلام کے بارے میں اتھنٹک معلومات کے لیے ہمارا چینل سبسکرائب کریں؛

MUFTI QASIM ZIA AL QADRI

https://t.me/Ziaulhudalight

ویلفیئر کی خدمات جاننے کے لیے؛

Human aid foundation

For free download WWW.EBCMASJID.COM

اپنی آراء اور تجاویز کے لیے

Email us on islamandmodernscience@gmail.com

مُدیرِ اعلیٰ: ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء

پیش کش: اسلامک ریسرچ سینٹر (ضیاء الہدیٰ)

قرآن کی سائنسی تفسیر

سورۃ البقرہ آیت 22 کی سائنسی تفسیر

از قلم: ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً** ترجمہ: جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا۔ [1]

سائنسی تفسیر

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے فائدہ کے لیے زمین کو بچھونے کی طرح بنایا تاکہ اس پر زندگی راحت و سکون کے ساتھ پھل پھول سکے اور آسمان کو چھت کی طرح بنایا تاکہ وہ انسانیت کی حفاظت چھت کی طرح کر سکے۔ اس کی تفصیل یہ ہے؛

زمین کے بچھونا ہونے کے فوائد

(1): زمین کی سطح (Surface of Earth):

زمین کی بیرونی سطح (Lithosphere) نہ بہت زیادہ سخت ہے اور نہ ہی اتنی نرم کہ زندگی ممکن نہ ہو۔ یہ ساخت انسانوں اور جانوروں کے چلنے، رہنے اور نباتات کے اگنے کیلیے بہترین ہے۔

(2): درجہ حرارت اور موسم:

زمین سورج سے ایک موزوں فاصلے (Goldilocks Zone) پر واقع ہے، جہاں درجہ حرارت زندگی کے لیے مناسب ہے۔ یہاں موسمیاتی نظام، بارش کے چکر، ہوا کے پیٹرن Climate Systems، Rain Cycles، Wind Patterns سب حیات کے لیے مددگار ہیں۔

(3): زراعتی پیداواری صلاحیت:

زمین کی سطح پر مٹی کی تہہ (Soil Layer) نباتاتی زندگی کے لیے زرخیز ہے۔ اس میں غذائی اجزا (Nutrients)، پانی برقرار رکھنا (Retention) اور جراثیم (Microbes) موجود ہیں جو خوراک کی پیداوار کا ذریعہ ہیں۔

***

[1] ... پارہ: 1، 2- سورۃ البقرہ، آیت: 22

آسمان کے چھت ہونے کے فوائد

(1): فضا (Atmosphere) کا تحفظ:

زمین کے گرد ہوا کی ایک تہہ ہے جسے Atmosphere کہتے ہیں۔ یہ ہمیں بیرونی خطرات سے بچاتی ہے اور آکسیجن، کاربن ڈائی آکسائیڈ اور نائٹروجن کو متوازن رکھتی ہے۔

(2): اوزون تہہ (Ozone Layer):

O Three کی یہ تہہ سورج کی خطرناک Ultraviolet (UV) شعاعوں کو جذب کرتی ہے جو کینسر، بینائی اور جینیاتی نقصان کا سبب بن سکتی ہیں۔

(3): میگنیٹو سفیئر (Magnetosphere):

زمین کا مقناطیسی میدان (Earth's Magnetic Field) سورج سے آنے والے Solar Winds اور Cosmic Radiation کو ہٹاتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو زمین پر Radiation کی شدت زندگی کو ختم کر سکتی ہے۔

(4): شہابِ ثاقب سے تحفظ (Meteor Protection):

روزانہ ہزاروں Meteoroids زمین کی طرف آتے ہیں مگر ماحول (Atmosphere) میں گھسنے سے پہلے رگڑ (Friction) کے ذریعے جل جاتے ہیں۔ یہ آسمانی چھت ہمیں خلائی ملبے سے بھی بچاتی ہے۔

سورۃ البقرہ آیت 29 کی سائنسی تفسیر

از قلم: ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء

سورہ بقرہ کی آیت نمبر 29 میں زمین اور آسمان بنانے کی حکمتیں اور فائدے بیان کیے گئے ہیں؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ** ترجمہ: وہی ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے بنایا پھر اس نے آسمان کے بنانے کا قصد فرمایا

توٹھیک سات آسمان بنائے۔[1]

(1):زمین میں موجود تمام اَشیا کا انسان کے لیے تخلیق کرنا

زمین میں موجود عناصر (*Elements*)، معدنیات (*Minerals*)، پانی، ہوا، نباتات، حیوانات اور مائیکرو آرگنزمز سب انسانیت کے فائدے کے لیے بنائے گئے ہیں۔

سائنسی لحاظ سے زمین کے کیمیائی عناصر (*Chemical Elements*) جیسے کاربن، آکسیجن، ہائیڈروجن، نائٹروجن (*Carbon, Oxygen, Hydrogen, Nitrogen*) انسانی جسم، خوراک، توانائی اور دیگر ضروریات میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ انسانی زندگی کے لیے فائن ٹیونڈ ماحولیاتی نظام (*Fine-tuned ecosystem*) پر دلالت کرتا ہے۔

(2):ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ پھر آسمان بنانے کا قصد فرمایا

یہاں آسمان سے مراد صرف نیلا آسمان نہیں بلکہ پوری کائناتی فضا (*Cosmic Expanse*) ہے، جس میں کہکشائیں، ستارے، بلیک ہولز، تاریک مادہ (*Galaxies, stars, black holes, dark matter*) شامل ہیں۔

آسمان کی ترتیب کے ذکر سے اس کا ایک منظم نظام (*Cosmic Order*) مراد ہے جیسا کہ آج کی فلکیات (*Astronomy*) بتاتی ہے کہ کائنات کسی بے ترتیب حادثے کا نتیجہ نہیں بلکہ اس میں باقاعدہ نظام (*Order & Laws of Physics*) ہے۔

(3):فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ توٹھیک سات آسمان بنائے

یہ سب سے اہم نکتہ ہے جس پر مختلف سائنسی تشریحات کی جاسکتی ہیں، جس میں سے 2 درج ذیل ہیں؛

(1):*Layers of Atmosphere* (فضا کی تہیں)

زمین کے گرد موجود فضا کو آج سائنسی طور پر 7 بڑی تہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے؛

1 *Troposphere* (ٹروپوسفیئر)

2 *Stratosphere*

3 *Mesosphere*

4 *Thermosphere* (تھرموسفیئر)

5 *Exosphere*

6 *Ionosphere (partially overlaps)* (جزوی طور پر اوورلیپ)

7 *Magnetosphere* (مقناطیسی کرہ)

یہ تہیں انسانوں کو سورج کی خطرناک شعاعوں *Meteors* اور دیگر خطرات سے بچاتی ہیں اور موسمیاتی نظام کو انسانیت کے لیے موزوں رکھتی ہیں۔

(2):سات آسمان

بعض علما و سائنسی محققین اس آیت کو 7 آسمانی دائرے (*Seven Celestial Realms*) کے طور پر دیکھتے ہیں۔ کائنات کی کُل ساخت کئی تہوں یا طول عرض (*Dimensions*) پر مشتمل ہو سکتی ہے جس کی طرف سٹرنگ تھیوری (*String Theory*) یا کثیر الجہتی مفروضہ *Multiverse Hypothesis* میں اشارہ ملتا ہے۔

حدیث اور معاشرتی تربیت

حدیث اور پبلک رائٹس

از قلم: مفتی خالد تسنیم مدنی

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ: اَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا فَلَا جِهَادَ لَهٗ۔

[1]…پارہ:1، 2-سورۃ البقرۃ، آیت:29

ترجمۂ حدیث: حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں؛ ہم نے اللہ تعالیٰ کے آخری نبی صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ غزوہ کیا تو لوگوں نے منزلیں تنگ کر دیں اور راستے بند کر دیئے تو آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک اعلان کرنے والا بھیجا جو لوگوں میں اعلان کرتا تھا کہ جس نے منزل تنگ کی یا راستہ کاٹا تو اس کا کوئی جہاد نہیں۔[1]

ایکسپلینیشن :Explanation

اس حدیث کے الفاظ "فَضَیَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِیْقَ (یعنی لوگوں نے منزلیں تنگ کر دیں اور رستے بند کر دیے)" کی وضاحت **Explanation** کچھ یوں ہے کہ کچھ لوگوں نے راستے پر اپنا سامان (**luggage**) رکھ دیا، جس سے پورا راستہ بلاک ہو گیا اور دوسرے لوگوں کو گزرنے میں مشکل (**Difficulty**) ہوئی۔ کچھ نے غیر ضروری طور پر (**Unnecessarily**) زیادہ جگہ قبضہ (**Occupy**) کر لیا، جس سے ان کے سفر کے ساتھی (***Travel companions***) کو بے آرامی (***Discomfort***) فیس کرنا پڑی۔ تو اسی بات کی تربیت کرتے ہوئے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **"اس کا کوئی جہاد نہیں"** مطلب جس نے دوسرے کے آرام میں خلل ڈالا ان کے روڈ (**Road**) کو بند (**Block**) کیا تو ایسا شخص جہاد کے مکمل اجر کے مستحق (***Full reward deserve***) نہیں کرتا کیونکہ اُس نے دوسروں کو غیر ضروری (**Unnecessary**) تکلیف دی۔

حدیثِ پاک سے ملنے والا سبق

یہ ہمیں ایک بہت اہم اصول سکھاتی ہے؛ چاہے آپ سفر کر رہے ہوں یا گھر میں ٹھنڈا ہو، ہر مسلمان کو دوسروں کے آرام کا خیال رکھنا چاہیے۔

(***This shows us a very important principle: Whether you're traveling or chilling at home, every Muslim should be mindful of others' comfort***)

یہ حدیث ہمیں یہ اصول سکھاتی ہے کہ ہم خواہ سفر میں ہوں یا ویسے ہی گھر پر موج مستی میں مشغول ہوں بہر حال ہمیں دوسرے مسلمانوں کے آرام کا خیال رکھنا چاہیے جبکہ آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ مسجد میں ایسی جگہ نماز شروع (**Start**) کر دیتے ہیں جو صاف راستہ (***Clearly walkway***) ہوتی ہے۔ اس سے دوسرے نمازیوں کو مناسب (**Proper**) طریقے سے اندر (**Inside**) آنا یا نکلنا (**Move**) کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اسی طرح کچھ لوگ مسجد کی صف میں اضافی جگہ (***Extra space***) گھیر کر بیٹھ جاتے ہیں جیسے پوری صف کی ملکیت (**Ownership**) اُن کے پاس ہو جب کہ دوسروں کو ایڈجسٹ (**Adjust**) ہونے میں حقیقی جدوجہد (***Real struggle***) ہوتی ہے۔ حالانکہ تھوڑا سا **Adjust** کر لینے سے نہ صرف انعام (**Reward**) ملتا ہے بلکہ لوگوں کے دل بھی جیتے جاسکتے ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ (***In short***) یہ حدیث ہمیں یہ سکھا رہی ہے کہ حقیقی عبادت (***Real ibadah***) صرف ظاہری حرکات و سکنات (***Outward rituals***) کا نام نہیں بلکہ غور، جگہ کا اشتراک اور ہمدردی (***Consideration, space sharing, and empathy***) بھی اس کا ضروری (***Essential***) حصہ ہیں۔

لہٰذا اگلی بار جب آپ کسی عوامی جگہ کی مسجد میں ہوں، سفر کریں، اجتماع کریں تو صرف اپنے آپ سے پوچھیں: کیا میں دوسروں کے لیے آسان بنا رہا ہوں، یا مشکل؟

***

[1]... سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 2629 مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ

So next time you're in a public space mosque, travel, gathering just ask yourself: " Am I making it easier for others, or harder?

لہٰذا آج کے بعد ہم عوامی جگہ، مسجد، سفر یا کسی بھی اجتماعی تقریب میں ہوں تو ہمیں چاہیے کہ دوسروں کے لیے آرام کی پیدا (Comfort creat) کریں نا کہ مشکلات (Problems)۔

یاد رکھیں! دین صرف مسجد یا مدرسہ تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ جہاں بہت سارے لوگ اور مذاہب (Multinational & religions) کے لوگ رہتے ہیں، وہاں اگر ہم سڑکوں، پبلک ٹرانسپورٹ (Public transport) یا **Markets** میں ایسا رویہ اپنائیں جس سے دوسروں کو تکلیف ہو تو یہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات کے منافی ہے لہٰذا کسی مسجد، مدرسہ، یا اسلامی تقریب خاص طور پر جمعہ (Especially Friday) کے دن غلط پارکنگ (Wrong parking) سے پڑوسیوں اور لوکل اتھارٹیز (Local authority) کو شکایت (Complain) ہوتی ہے جو نہ صرف قانونی مسائل پیدا کرتی ہے بلکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مذکورہ بالا حدیث میں بیان کردہ تربیت کے بھی خلاف ہے کیونکہ **غلط پارکنگ بھی راستہ بند کرنے کے مترادف ہے** نیز ایسی حرکتوں سے کمیونٹی کی ساکھ اور شہرت (Reputation) کو نقصان پہنچاتی ہے۔ ایسے ہی پارکس (Parks)، کمیونٹی سینٹرز (Community centres)، ہسپتال (Hospital) یا یونیورسٹی (University) کے نماز کے کمرے (Prayer rooms) یہ سب جگہیں مشترکہ استعمال کے لیے ہیں۔ لہٰذا وہاں صفائی کا خاص خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی جگہ دینا نہ فقط یہ سب ایک اچھے مسلمان کی پہچان ہیں بلکہ اسلام میں تجویز کردہ (Recommended) ہیں۔

***

جدید فقہی مسائل

کرپٹو کرنسی کا جواز

ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء

کرپٹو کرنسی کی تعریف

سوال: کرپٹو کرنسی کسے کہتے ہیں اور اس کا استعمال جائز ہے؟

جواب: کرپٹو کرنسی کی تعریف: کرپٹو کرنسی ایک ڈیجیٹل کرنسی ہے، جو بلاک چین ٹیکنالوجی پر مبنی ہوتی ہے۔ یہ ایک نیٹ ورک کے ذریعے قابلِ استعمال ہوتی ہے۔

فقہِ حنفی کے اصول اور کرپٹو کرنسی:

جیساکہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب الاشباہ و النظائر میں ہے؛ **اَلْاَصْلُ فِی الْاَشْیَاءِ الْاِبَاحَۃُ حَتّٰی یَدُلَّ الدَّلِیْلُ عَلَی التَّحْرِیْمِ** یعنی اشیا کی اصل حالت مباح ہونا ہے یہاں تک کہ حرمت پر دلیل قائم ہو۔[1]

کرپٹو کرنسی کا استعمال جائز ہے جب تک کہ کوئی شرعی مانع نہ ہو۔ جو علما اس کے عدمِ جواز کے قائل ہیں وہ شرعی موانع کو بیان کرتے ہیں لیکن میرے نزدیک ان میں سے اکثر حقیقت میں موجود ہی نہیں جن کی حقیقت مبتلا بہ بخوبی جانتے ہیں۔ میرے نزدیک جہاں کرپٹو کرنسی رائج ہے وہاں یہ مال ہے کیونکہ وہاں اس سے نفع حاصِل کیا جارہاہے، جیساکہ فتاویٰ شامی میں بحر الرائق اور الحاوی القدسی کے حوالے سے منقول ہے کہ آدمی کے علاوہ ہر وہ چیز مال کہلاتی ہے جسے آدمی کے فائدے کے لئے پیدا کیا گیا ہو اور اسے حفاظت سے رکھا جانا ممکن ہو اور آدمی اسے اپنی مرضی سے استعمال کر سکے۔[2]

کرپٹو کرنسی سے عالمی سطح پر تجارتی نفع حاصل ہو رہاہے، لہٰذا وہ مال کے دائرے میں آتی ہے، دوسری بات اس میں

1…الاشباہ والنظائر، صفحہ:87

2…ردّ المحتار، کتاب البیوع، مطلب: فی تعریف المال والملک المتقوم، 7/7

تعامل، عرف اور لوگوں کی عادت کو بھی دیکھا جائے گا۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: عادت جب عام اور غالب ہو جائے تو وہی معتبر ہوتی ہے اور اسی وجہ سے وہ بیع کے باب میں فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے مطلق دراہم یا دنانیر کو بیع میں ذکر کیا تو شہر میں مالیت اور رواج کے لحاظ سے نقود کا اختلاف ہو تو وہاں غالب نقد پر بیع مانی جائے گی، ہدایہ میں فرمایا کیونکہ وہی متعارف ہے تو مطلق اس کی طرف ہی راجع ہو گا۔[1]

کرپٹو کرنسی کا عرفی استعمال مثلاً: خرید و فروخت، ترسیلات، سرمایہ کاری روز بروز بڑھ رہا ہے بلکہ کئی شہروں میں یہ عام کرنسی کی طرح رائج ہے۔ لہٰذا جہاں اس پر تعامل ہو جائے وہاں کرپٹو کرنسی کا لین دین جائز ہو گا۔

لہٰذا جہاں کرپٹو کرنسی عرف کی بنیاد پر مالِ متقوم ہے اور اس میں غررِ فاحش، دھوکہ یا اس طرح کی کوئی اور چیز شامل نہ ہو تو اس کی خرید و فروخت اور اس کے ذریعے خرید و فروخت جائز ہے جیسا کہ ردالمحتار میں ہے: وہ مال جو جمع کیا جاسکتا ہو اور شرعاً اس سے نفع اٹھانا مباح ہو۔[2]

اینڈ آف ٹائم

دجّال کی ماڈرن شکلیں

از قلم: ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء

دجّال ایک حقیقی وجود ہے جس کی صفات، فتنہ اور علامات کے بارے میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے متعدد احادیث میں تفصیل سے آگاہ فرمایا ہے۔ یہ احادیثِ صحاحِ ستّہ میں محفوظ ہیں۔ دجّال کا فتنہ بہت بڑا ہو گا وہ ہر حوالے یعنی جسمانی، روحانی اور ایمانی اعتبار سے لوگوں کو متاثر کرے گا۔

ذیل میں اس کے ظاہری اوصاف، فتنہ، مدتِ قیام اور بچاؤ کے طریقے بیان کیے جارہے ہیں اور آخر میں دجّالی سسٹم کی ماڈرن شکلیں بھی بیان کی جائیں گی۔

(1): دجّال کی ظاہری شکل

حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلَا اِنَّ الْمَسِیحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی، کَاَنَّ عَیْنَہُ عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ یعنی سنو! مسیح دجّال دائیں آنکھ سے کانا ہو گا، اس کی آنکھ ایسے ہو گی جیسے انگور کا دانہ باہر نکلا ہوا ہو۔[3]

(2): دجّال کی فتنہ انگیزیاں

حضرت حذیفہ بن اُسید الغفاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْرٰی، جُفَالُ الشَّعْرِ، مَعَہُ جَنَّۃٌ وَ نَارٌ، فَنَارُہُ جَنَّۃٌ وَ جَنَّتُہُ نَارٌ یعنی دجّال بائیں آنکھ سے کانا ہو گا اس کے بال گھنگریالے ہوں گے، اس کے ساتھ جنت اور دوزخ جیسا منظر ہو گا؛ اس کی دوزخ دراصل جنت ہو گی اور جنت حقیقت میں دوزخ ہو گی۔[4]

(3): پانی و آگ کا فتنہ

حضرت حذیفہ بن اُسید رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ مَعَہُ مَاءً وَ نَارًا، فَنَارُہُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَ مَاؤُہُ نَارٌ یعنی دجّال کے ساتھ پانی اور آگ ہو گی جو چیز آگ کی طرح نظر آئے گی وہ درحقیقت ٹھنڈا پانی ہو گا اور جو پانی دکھائی دے گا وہ حقیقت میں آگ ہو گی۔[5]

(4): دجّال کی مدتِ قیام

حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

1 ... فتاویٰ رضویہ، 19/450
2 ... ردالمحتار، 7/8
3 ... صحیح البخاری، حدیث: 3439 اور 3440
4 ... صحیح مسلم، حدیث: 2934
5 ... صحیح البخاری، حدیث: 7130

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یَمْکُثُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ یعنی دَجّال زمین پر 40 دن رہے گا؛ پہلا دن ایک سال کے برابر ہو گا، دوسرا دن ایک مہینے کے برابر، تیسرا ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن تمہارے عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ (1)

(5): دَجّال سے بچاؤ کا ذریعہ

حضرت ابو الدرداء رَضِیَ اللہُ عنہ سے مروی ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ یعنی جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی 10 آیات کو حفظ کرے وہ دَجّال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ (2)

دجالی سسٹم کی برانچز

دَجّال کا فتنہ صرف اس کے ظاہری خروج تک محدود نہیں بلکہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَجّال کے فتنے کو بہت بڑا اور تدریجی فتنہ قرار دیا ہے جو اُس کے ظاہر ہونے سے پہلے بھی مختلف شکلوں میں موجود ہو گا۔ موجودہ دور میں دَجّالی فتنہ مختلف عقائد، نظاموں، نظریات، ٹیکنالوجی اور تہذیبوں کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ **موجودہ دور میں دجالی فتنے کی نمایاں شکلیں درج ذیل ہیں؛**

(1): باطل نظریات وعقائد

کیونکہ دَجّال خود کو معاذ اللہ "رب" کہلائے گا جیسے حدیث میں ہے: يَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ یعنی وہ کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ (3)

لہٰذا خدا کا انکار (*Atheism*) انسان کو خدا ماننا (*Humanism / Secularism*) وحی کا انکار اور عقل کو حاکم بنانا اور مذہب کو "ذاتی معاملہ" کہنا۔ یہ سب دَجّال کے عقائد کی تمہید ہیں کیونکہ دَجّال کا اصل مقصد حقیقی خدا سے دور کر کے اس کے مقابلے میں ایک فیک گاڈ (*Fake God*) کو لانا ہے۔

(2): میڈیا اور ڈیجیٹل پروپیگنڈہ

حدیث میں آیا کہ اس کی ایک آنکھ صحیح ہو گی اور دوسری سے نابینا یعنی فتنۂ دَجّال میں سب سے بڑا ہتھیار "ایک آنکھ" ہو گی یعنی دَجّال کی علامت بھی ایک آنکھ ہے اور آج کا پردہ اسکرین، موبائل، سوشل میڈیا، ٹی وی بھی ایک آنکھ کی طرح ہے اور یہ آنکھ پوری دنیا کو کنٹرول کر رہی ہے۔ جس طرح ایک آنکھ ہر چیز کو صحیح زاویے سے دیکھ نہیں پاتی اسی طرح آج کا یک رخا میڈیا، جھوٹ پر مبنی خبریں پھیلا کر لوگوں کو ذہنی غلامی کی طرف لا چکا ہے کہنے کو ہم آزاد مگر ہر طرح سے جکڑے ہوئے۔

(3): سود پر مبنی عالمی معیشت

دَجّال کے بارے میں احادیث میں آتا ہے کہ وَيَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَ الْاَرْضَ فَتُنْبِتُ مطلب وہ آسمان سے بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو پیداوار اُگے گی۔ (4)

آج کی سودی بینکاری *IMF*، *World Bank*، سودی قرضوں کا جال اور مالیاتی استبداد اسی دَجّالی فتنہ کا عکس ہے تاکہ پوری دنیا کے انسانوں کی سانس معیشت اسے اپنے کنٹرول میں کر لیا جائے۔

(4): سائنس کو خدا بنانا

دَجّال لوگوں کو اپنے فیک معجزات سے متاثر کرے گا مثلاً: مردے کو زندہ کرنا، آسمان سے بارش برسانا اور زمین سے خزانے نکالنا وغیرہ۔ آج *Artificial Intelligence*، *Robotics*، *Weather Control (HAARP)* وغیرہ کو انسانیت کی نجات بتایا جا رہا ہے حالانکہ ان کا مقصد سارے ٹلی دنیا کا کنٹرول ہے اور حدیث میں آیا کہ وَيَاْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ، فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ یعنی وہ لوگوں کو بلائے گا وہ ایمان لائیں گے اور اسے خدا مانیں گے۔ (5)

❶... صحیح مسلم، حدیث: 2937
❷... صحیح مسلم، حدیث: 809
❸... صحیح مسلم، حدیث: 2937
❹... مسند امام احمد بن حنبل، 29/172، حدیث: 17629 مؤسسۃ الرسالۃ
❺... صحیح مسلم، حدیث: 2937

اب سائنس کی کئی برانچز دَجّالی فریب کی تمہید بن چکی ہیں۔

(5):اخلاقی پستی اور فحاشی

دَجّال کا دور ظلم، گمراہی اور بے حیائی سے بھرپور ہو گا۔ آج فحاشی کو آزادی، بے حیائی کو فن، لڑکوں کا لڑکوں اور لڑکیوں کا لڑکیوں سے زنا کو حق کہا جاتا ہے۔ بچوں کو ان کے بچپن میں اخلاقی تعلیم کی بجائے جنسی تعلیم، فحش مواد تک رسائی اور جنسی بگاڑ کو لازم قرار دینا سب دَجّالی ماحول کی تیاری ہے۔

(6):اسلام اور شعائرِ دین کا مذاق

شریعت، حجاب اور سیلف ڈیفنس یعنی جہاد کو دہشت گردی سے جوڑا گیا ہے۔ آج میڈیا، نظامِ تعلیم اور بین الاقوامی قوانین کے ذریعے اسلامی تشخص کو مسخ کیا جا رہا ہے۔

(7):عالمی ایجنڈے اور نیو ورلڈ آرڈر

حدیث میں آیا کہ دَجّال پوری دنیا پر حکومت کرنا چاہے گا اور صرف وہ بچے گا جو غاروں میں چھپے گا۔ آج کا **New World Order**، **Globalism**، **WHO** وغیرہ دَجّالی تسلط کے ابتدائی ادارے ہیں۔

رَدِّ اِلحاد

وجودِ باری تعالیٰ پر اعتراض و جوابات

از قلم: ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء

(1):سوال: کیا خدا کا وجود واقعی ہے؟ اگر ہے تو اُس کا ثبوت کیا ہے؟

جواب: جی ہاں؛ خدا یقیناً موجود ہے۔ اس کی عقلی و نقلی ثبوت یہ ہیں: کائنات میں ہر چیز کسی بنانے والے کی محتاج ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ یہ سب کچھ خود بخود وجود میں آ جائے۔

(۱):مثال: ایک کمپیوٹر جو خود کام کر رہا ہو اُس کے بارے میں کوئی نہیں کہتا کہ یہ خود بن گیا تو یہ عظیم کائنات، سورج، چاند، انسان اور نباتات کیسے خود بخود بن سکتے ہیں؟

(۲):مثال: اگر کوئی درخت گرا ہوا دیکھیں تو پوچھتے ہیں: یہ کیسے گرا؟ اگر چھوٹا پتھر بھی نظر آئے تو پوچھتے ہیں: یہ یہاں کیسے آیا؟ تو پوری کائنات کا کوئی بنانے والا ہونا لازم ہے: وہی خدا ہے۔

(2):سوال: اگر خدا ہے تو وہ نظر کیوں نہیں آتا؟

جواب: نظر نہ آنا، عدمِ وجود کی دلیل نہیں۔ بہت سی چیزیں دیکھی نہیں جا سکتیں لیکن ان کا وجود مانا جاتا ہے۔

(۱):مثال: ہوا دکھائی نہیں دیتی مگر ہم سانس لیتے ہیں، کششِ ثقل (**Gravity**) نہیں دیکھی جا سکتی مگر چیزیں زمین پر گرتی ہیں۔

(۲):مثال: محبت، درد اور خوشی یہ سب جذبات ہم دیکھ نہیں سکتے مگر محسوس کرتے ہیں، تو خدا جو سب سے عظیم ہستی ہے وہ نظر نہیں آتا لیکن اپنے قدرتی کاموں سے پہچانا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ** ترجمہ: آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں۔[1]

(3):سوال: اگر خدا مہربان ہے تو دنیا میں اتنی تکلیفیں کیوں؟

جواب: دنیا امتحان گاہ ہے یہاں کی تکلیفیں عارضی ہیں خدا ہماری آزمائش کرتا ہے کہ کون صبر کرتا ہے؟ کون ظلم کرتا ہے؟

(۱):مثال: ایک استاد امتحان میں مشکل سوال دیتا ہے تاکہ ذہانت کو پرکھا جا سکے۔ تو کیا یہ ظلم ہے؟ نہیں یہ ترقی کا راستہ ہے۔

(۲):مثال: ماں بچے کو دوا دیتی ہے جس سے بچہ تکلیف میں آتا ہے مگر ماں مہربان ہے وہ وقتی تکلیف کے بدلے مستقل صحت دینا چاہتی ہے۔ ایسے ہی خدا کی آزمائشیں وقتی ہوتی ہیں لیکن فائدہ ہمیشہ کیلیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **لَتُبْلَوُنَّ فِیْۤ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِیْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ**

---

[1] …پارہ:7،6-سورۃ الانعام، آیت:103

عَزۡمِ الۡأُمُوۡرِ(186) ترجمہ: بیشک تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں کے بارے میں تمہیں ضرور آزمایا جائے گا اور تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور مشرکوں سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے اور اگر تم صبر کرتے رہو اور پرہیزگار بنو تو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔[1]

مسلمانوں سے خطاب فرمایا گیا کہ تم پر فرائض مقرر ہوں گے، تمہیں حقوق کی ادائیگی کرنا پڑے گی، زندگی میں کئی معاملات میں نقصان اٹھانا پڑے گا، جان ومال کے کئی معاملات میں تکلیفیں برداشت کرنا ہوں گی، بیماریاں، پریشانیاں اور بہت قسم کی مصیبتیں زندگی میں پیش آئیں گی، یہ سب تمہارے امتحان کے لیے ہو گا لہٰذا اس کے لیے تیار رہنا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے ثواب پر نظر رکھ کر ان تمام امتحانات میں کامیاب ہو جانا کیونکہ ان امتحانات کے ذریعے ہی تو کھرے اور کھوٹے میں فرق کیا جاتا ہے، سچے اور جھوٹے میں امتیاز ظاہر ہوتا ہے۔ دینی معاملات میں مشرکوں، یہودیوں اور عیسائیوں سے تمہیں بہت تکالیف پہنچیں گی۔ ان معاملات میں اور زندگی کے دیگر تمام معاملات میں اگر تم صبر کرو، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور پرہیزگاری اختیار کئے رہو تو یہ تمہارے لیے نہایت بہتر رہے گا کیونکہ یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

(4):سوال: سائنس کہتی ہے کائنات خود بنی ہے تو خدا کی ضرورت کیوں؟

جواب: سائنس یہ بتاتی ہے کہ کائنات کیسے چلتی ہے؟ مگر یہ نہیں بتاتی کہ "یہ کیوں بنی؟ کس نے بنائی؟"

(۱):مثال: ایک کار خود بخود چل رہی ہو تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ "اسے کسی نے بنایا ہی نہیں" سائنس کار کا سسٹم بتاتی ہے مگر بنانے والا انجینئر ہوتا ہے۔

(۲):مثال: اگر کوئی کہے کہ گھڑی کے پرزے خود جُڑ گئے اور گھڑی بن گئی تو کوئی عقلمند ایسا نہیں مانے گا۔ اسی طرح کائنات کی ترتیب کسی خالقِ کائنات کا ثبوت ہے۔

(5):سوال: مذہب انسان کی آزادی چھین لیتا ہے؟

جواب: اسلام انسان کو بے لگامی سے نہیں مگر اخلاقی اور سماجی آزادی دیتا ہے۔ ہر آزادی کے لیے حدود ضروری ہیں۔

(۱):مثال: اگر کوئی کہے: مجھے سگنل توڑنے کی آزادی ہے تو یہ آزادی نہیں فساد ہے۔ ٹریفک قوانین آپ کی جان کی حفاظت کے لیے ہوتے ہیں، پابندی کے لیے نہیں۔

(۲):مثال: اگر معاشرہ کہے کہ ہر کوئی اپنی مرضی سے چلے تو چور، ڈاکو اور قاتل بھی یہی کہیں گے۔ مذہب ہمیں "خواہشات کی غلامی" سے نکال کر "اصلاح کی آزادی" دیتا ہے۔

(6):سوال: کیا مذہب سائنسی ترقی میں رکاوٹ ہے؟

جواب: اسلام نے تو سائنسی ترقی کی بنیاد رکھی! قرآن بار بار غور و فکر، تحقیق اور مشاہدات کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

(۱):مثال: **اِقۡرَاۡ** قرآن کا پہلا حکم ہی "پڑھ" ہے۔ مسلمانوں نے طب، فلکیات، ریاضی، کیمیا، فزکس میں حیران کن ترقی کی۔

(۲):مثال: ابن الہیثم (**Optics**)، ابن سینا (طب)، جابر بن حیان (کیمیا) یہ سب دین دار سائنسدان تھے۔ کیا ان کا دین رکاوٹ بنا؟ نہیں! بلکہ محرک بنا۔

(7):سوال: کیا مذہب صرف دل کا معاملہ ہے؟ سوسائٹی میں لانا کیوں ضروری ہے؟

جواب: مذہب صرف ذاتی نہیں اس کی تعلیمات پورے معاشرے کو بہترین بناتی ہیں۔

(۱):مثال: اگر ہر شخص اپنے طور پر قانون بنائے تو کیا معاشرہ چل سکتا ہے؟ ہر کسی کے لیے ایک مشترک نظام ہونا

---

[1] ...پارہ:4،3-سورۃ آل عمران، آیت:186

چاہیے یہی کام مذہب کرتا ہے۔

(۲):مثال: اسلام زکوٰۃ، عدل، رحم اور حقوقُ العباد سکھاتا ہے جو صرف فرد کا نہیں پورے معاشرے کا مسئلہ ہے۔

(8):سوال: انسان خود اخلاقی اصول کیوں نہیں بنا سکتا؟

جواب: انسانی عقل محدود اور خود غرض ہو سکتی ہے اس لیے ایک کامل اور غیر جانبدار ہدایت یعنی خدا کی وحی ضروری ہے۔

(۱):مثال: ہٹلر نے یہ طے کیا کہ یہودیوں کو مارنا درست ہے اس کی قوم نے اسے "قانون" مان لیا لیکن عالمی طور پر اسے ظلم کہا گیا۔

(۲):مثال: آج ایک قوم ہم جنس پرستی کو اچھا سمجھتی ہے کل دوسرا کچھ اور کہے گا۔ اخلاق اگر انسان پر چھوڑ دیے جائیں تو کبھی حتمی نہیں ہو سکتے۔

(9):سوال: اگر سب مذاہب مختلف ہیں تو اصل مذہب کون سا ہے؟

جواب: اصل مذہب وہ ہے جو مکمل و محفوظ ہو، عقل و فطرت کے مطابق ہو، جھوٹ و تضاد سے پاک ہو اسلام کے علاوہ کسی ایک مذہب میں یہ تینوں کوالٹیز نہیں پائی جاتی اگر کوئی ہے تو دکھاؤ۔

(۱):مثال: اسلام کے علاوہ ہر مذہب میں تحریف ہو چکی ہے (یہودیت، عیسائیت وغیرہ) قرآن واحد کتاب ہے جو حفاظت سے آج تک ویسی ہی موجود ہے۔

(۲):مثال: جیسے نوٹ کے کئی جعلی ورژن ہو سکتے ہیں مگر اصلی نوٹ ایک ہی ہوتا ہے۔ اصل دین اسلام ہی ہے۔

(10):سوال: آپ کہتے ہیں کہ خدا نے کائنات بنائی ہے اس کی کیا دلیل ہے؟

جواب: کائنات کی ہر چیز میں نظم و ضبط اس کی دلیل ہے کہ یہ خود نہیں بنی ورنہ اتنا نظم اس میں نہ ہوتا لہٰذا خدا ہی وہ ذات ہے جس نے ہر چیز کو نظم و قانون کے ساتھ بنایا۔

(۱):مثال: زمین سورج سے نہ زیادہ دور ہے نہ قریب اگر تھوڑا سا فرق ہوتا تو اس زمین میں نہ زندگی ممکن ہوتی اور نہ ہی موسم بنتے۔

(۲):مثال: انسانی جسم میں خون کا نظام، دل کی دھڑکن اور دماغ کی کارکردگی یہ سب اس بات کا ثبوت ہیں کہ ایک حکمت والے خالقِ باری تعالیٰ نے سب کچھ بنایا ہے۔

***

ختم نبوت اور درپیش چیلنجز

عقیدہ ختمِ نبوت پر اعتراضات و جوابات

از قلم: ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء

اعتراض1: خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا مطلب آخری نبی نہیں بلکہ افضل نبی ہے؟

جواب: نہیں! ان کا یہ دعویٰ قرآن، لغت اور حدیث کے بالکل خلاف ہے۔ قرآن میں ہے: **مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا(۴۰)** ترجمہ: محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔[1]

حدیثِ پاک میں ہے: **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَنَا الْخَاتَمُ** یعنی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میری اور انبیا کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ایک گھر بنایا اور میں اس کی آخری اینٹ ہوں اور میں خَاتَمَ النَّبِیّٖن ہوں۔[2]

خاتَم کے لغوی معنٰی کی تحقیق:

خاتَم (خ ت م) کا مطلب ہوتا ہے آخری، ختم کرنے والا۔

❶... پارہ:22، 33-سورۃ الاحزاب، آیت:40

❷... صحیح بخاری، حدیث:3535 خلاصۃ

امام راغب، ابنِ منظور، زبیدی سب اہل لغت نے خاتم کو آخری کے معنیٰ میں لیا ہے۔

اعتراض2: آپ کہتے ہیں کہ محمد کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو پھر عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا ختم نبوت کے خلاف ہے؟

جواب: ہمارا ختم نبوت کے حوالے سے عقیدہ یہ ہے کہ محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا جبکہ عیسیٰ علیہ السلام کا ایک نئے نبی کا آنا نہیں بلکہ ایک پرانے نبی کی واپسی ہے اور نئی شریعت لے کر نہیں بلکہ نبوت محمدی کے تابع ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام نئی نبوت کے لیے نہیں، پچھلی شریعت کے تابع آئیں گے جیسا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یَنْزِلُ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا یعنی عیسیٰ ابن مریم تم میں عدل پر مبنی منصف بن کر نازل ہوں گے۔[1]

وضاحت: عیسیٰ علیہ السلام نئی شریعت نہیں لائیں گے بلکہ شریعتِ محمدی کے تابع ہوں گے۔

اعتراض3: سورۃ النحل آیت 89 میں ہے کہ ہر امت یعنی قوم میں ان کا نبی اٹھایا جائے گا اس کا مطلب ہے کہ ہر قوم سے قیامت تک نبی ہوتے رہیں گے؟

جواب: وہ آیت درج ذیل ہے: وَ یَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِیْدًا عَلَیْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَ جِئْنَا بِكَ شَهِیْدًا عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ یعنی اور جس دن ہم ہر امت میں انہیں میں سے ان پر ایک گواہ اٹھائیں گے اور اے حبیب! تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔[2]

وضاحت: اس آیت میں گواہ سے مراد انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں، یہ قیامت کے دن اپنی اپنی امتوں کے متعلق گواہی دیں گے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ان تک پہنچایا اور اِن لوگوں کو ایمان قبول کرنے کی دعوت دی کیونکہ کافر امتیں یہ کہیں گی کہ ہمیں کسی نے دعوت حق نہ دی۔

یعنی تمام مفسرین (طبری، قرطبی، ابن کثیر) کے مطابق یہاں مراد یہ ہے کہ گزری ہوئی امتوں میں سے ہر امت کے نبی کو قیامت کے دن گواہ بنایا جائے گا اور ان سب پر ہمارے نبی محمد صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو گواہ بنا کر لائیں گے تا کہ آپ پچھلے تمام انبیا کی تصدیق کر دیں۔ یہاں وہ مطلب سرے سے ہے ہی نہیں جو قادیانی زبردستی مراد کر رہے ہیں۔

اعتراض4: سورہ فاطر کی آیت نمبر 24 میں ہر امت میں نذیر ڈر سنانے والا آئے گا تو ڈر سنانے والا نبی ہی ہوتا ہے۔

جواب: وہ آیت درج ذیل ہے: وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ(۲۴) یعنی اور کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔[3]

وضاحت: یہ آیت گزرے ہوئے زمانے یعنی ماضی کی بات کر رہی ہے اور اس میں لفظ خَلَا ماضی کا صیغہ ہے یعنی پہلے گزر چکی اقوام میں نذیر (ڈر سنانے والے) آئے۔ اس آیت میں فیوچر کا ذکر ہی نہیں کہ آیندہ بھی آتے رہیں گے کیونکہ اب محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آچکے جو کہ آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔

اعتراض5: آلِ عمران کی آیت نمبر 81 میں نبیوں سے کس آنے والے رسول کی بیعت لی گئی؟

جواب: وہ آیت درج ذیل ہے: وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ یعنی اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں گا پھر

❶... صحیح بخاری، حدیث: 3449

❷... پارہ: 14، 16-سورۃ النحل، آیت: 89

❸... پارہ: 22، 35-سورۃ الفاطر، آیت: 24

تمہارے پاس وہ عظمت والا رسول تشریف لائے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو گا تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔[1]

وضاحت: جس آنے والے کی نصرت پر نبیوں سے بیعت لی گئی ہے وہ رسولِ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، جن کی بشارت تمام انبیا نے دی اور انہیں پر اس آیت کا نزول ہوا۔

اعتراض 6: صرف شریعت والی نبوت بند ہوئی ہے غیر شریعت والی باقی ہے۔

جواب: ہر طرح کی نئی نبوت کی نفی کی گئی ہے؛ حدیثِ پاک میں ہے: لَانَبِیَّ بَعْدِی ترجمہ: میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[2]

وضاحت: یہ نفی مطلق ہے، بغیر کسی تخصیص کے۔ اس کا مطلب ہے کہ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد ہر طرح کی نئی نبوت ختم ہو چکی ہے۔

اعتراض 7: مُجَدِّد کا کام بھی نبی جیسا ہوتا ہے۔ جب مُجَدِّد آ سکتا ہے تو نبی بھی آ سکتا ہے۔

جواب: مُجَدِّد امتی ہوتا ہے وہ کسی بھی طرح سے نبی نہیں ہوتا لہٰذا مُجَدِّد آئے گا جیسا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا** یعنی اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آغاز پر اس امت میں کسی کو پیدا کرے گا جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔[3]

وضاحت: یہ مُجَدِّد ہوں گے نہ کہ ظلی یا بروزی نبی جبکہ مرزا تو مُجَدِّد ہونے کے ساتھ ساتھ ظلی و بروزی نبی ہونے کا دعویٰ بھی کرتا ہے اور مُجَدِّد دین امت کے مصلح ہوتے ہیں، نبی نہیں۔

اعتراض 8: مرزا قادیانی صرف ظلی نبی تھا، مستقل نبی نہیں۔

جواب: ظلی یا بروزی نبی کا تصور اسلام میں سرے سے موجود نہیں، اللہ پاک فرماتا ہے: **وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ** ترجمہ: اور لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔[4]

وضاحت: اگر کوئی خود کو ظلی نبی کہے تو بھی اس کا مفہوم نبوت ہی ہے جو اس آیت اور ختمِ نبوت کے عقیدہ کے خلاف ہے۔ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد نئی نبوت کا دعویٰ بذاتِ خود ارتداد ہے۔

اعتراض 9: آلِ عمران کی آیت نمبر 46 میں عیسیٰ کا دوبارہ آنا ذکر ہے، جو نبوت کی دلیل ہے۔

جواب: عیسیٰ علیہ السلام کا نزول نئی نبوت کے لیے نہیں بلکہ شریعتِ محمدی کے تابع امتی بن کر ہو گا۔ وہ آیت درج ذیل ہے: **وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ(۴۶)** ترجمہ: اور وہ لوگوں سے جھولے میں اور بڑی عمر میں بات کرے گا اور خاص بندوں میں سے ہو گا۔[5]

وضاحت: حضرت عیسیٰ پکی عمر میں لوگوں سے کلام فرمائیں گے اور وہ یوں کہ آسمان سے اترنے کے بعد آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں سے کلام فرمائیں گے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے زمین کی طرف اتریں گے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے اور دَجّال کو قتل کریں گے۔ لہٰذا جیسے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بچپن میں کلام کرنا معجزہ ہے، ایسے ہی پکی عمر میں اس طرح کلام کرنا معجزہ ہے۔

آپ کا پکی عمر میں کلام کرنا کوئی نئی نبوت و شریعت کے نفاذ کے لیے نہیں بلکہ ایک معجزہ کے ظہور کے لیے ہو گا۔ دوبارہ آ کر وہ شریعت نافذ نہیں کریں گے بلکہ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت میں امتی بن کر آئیں گے۔

❶ … پارہ:3، 3-سورۃ آل عمران، آیت: 81
❷ … صحیح مسلم، حدیث: 2286
❸ … سنن ابی داود، حدیث: 4291
❹ … پارہ:22، 33-سورۃ الاحزاب، آیت: 40
❺ … پارہ:3، 3-سورۃ آل عمران، آیت: 46

اعتراض 10: مرزا قادیانی پر وحی آتی تھی اس لیے وہ نبی تھا۔

جواب: اسلام میں وحی کا نزول صرف نبی کے لیے ہوتا تھا اور وہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد بند ہو چکا اب ایسے لوگوں پر شیطانی الہامات کے علاوہ کچھ بھی نازل نہیں ہوتا۔

تاریخ تحقیق کے آئینہ میں

حضرت عمر کی تاریخِ شہادت کا تحقیقی تجزیہ / اعتراضات اور ان کے جوابات

از قلم: ڈاکٹر مفتی علی نواز

حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہ عنہ کی شہادت کی تاریخ سے متعلق جمہور کا نظریہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہ عنہ 26 ذی الحجہ کو زخمی ہوئے اور یکم محرم کو جامِ شہادت نوش فرمایا جبکہ **انجینئر مرزا کا کہنا ہے کہ 26 کو آپ رَضِیَ اللّٰہ عنہ نے جامِ شہادت نوش فرمایا، یکم کا قول 40 سال پہلے انڈیا پاکستان کے خوارج اور دشمنانِ اہلِ بیت نے شروع کیا اور یہ 10 محرم کو نیچا دکھانے کے لیے کیا گیا ہے اور یہ انہوں نے نئی بدعت ایجاد کی ہے۔**

انجینئر مرزا صاحب کی ان باتوں کا جواب 2 طرح سے ہے؛ پہلا الزامی جواب اور دوسرا تحقیقی جواب۔

پہلا: الزامی جواب

ہم پہلے الزامی جواب کی طرف آتے ہیں؛ مرزا صاحب نے 10 سال پہلے اپنے لیکچر میں کہا: سیدنا امیر المومنین فاتحِ ایران اور روم خلیفہ راشد عمر بن الخطاب رَضِیَ اللّٰہ عنہ کی شہادت 28 ذی الحجہ 23 ھ کو ہوئی۔ صحیح البخاری میں ملتا ہے ڈیٹیل کے ساتھ۔ نماز فجر پڑھا رہے تھے۔ اس دوران ایک مجوسی غلام ابو لؤلؤ فیروز نے آپ پر حملہ کیا۔ جس کی وجہ سے آپ کی انتڑیاں کٹ گئیں اور اس زخم کے ساتھ آپ رَضِیَ اللّٰہ عنہ یکم محرم 24ھ میں جام شہادت نوش فرما گئے۔ (مسئلہ نمبر A55)

مرزا صاحب کا تجزیہ

مرزا صاحب 10 سال پہلے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہ عنہ کی یومِ شہادت کو یکم محرم بتا رہے ہیں اور آج اسے بدعت اور خوارج کا طریقہ گردان رہے ہیں۔ یہ اپنے فتوے سے خارجی اور بدعتی ثابت ہوئے۔ دوسری بات یہ کہ مرزا صاحب اپنے لیکچر میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کو اپنا استاد بتاتے ہیں اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے اپنی کتاب سانحہ کربلا کے صفحہ نمبر 10 میں لکھتے ہیں:

یہ ایک عظیم شہادت کا دن ہے یعنی دوسرے خلیفہ راشد امیر المومنین حضرت فاروق کی شہادت کا دن یکم محرم الحرام ہے۔ وہ عمر جن کے متعلق آنحضور کا ارشاد گرامی ہے: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔ اگر رنج و غم کا اظہار کا مسئلہ ہوتا اور اگر سوگ کا دن منانے کا معاملہ ہوتا تو آج کے دن یعنی یکم محرم الحرام ہوتا۔ حضرت عمر پر قاتلانہ حملہ 28 ذی الحجہ کو ہوا تھا۔ جس میں آنجناب مجروح ہوئے تھے اور معتبر روایات کے مطابق ان کی وفات یکم محرم الحرام کو ہوئی تھی۔

ڈاکٹر اسرار صاحب کا تجزیہ

جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب تو کہہ رہے ہیں کہ معتبر روایات کے مطابق حضرت عمر کی شہادت یکم محرم الحرام کو ہوئی ہے جبکہ ان کی شاگردی کا دَم بھرنے والے اور ان کی تعریف میں رطب اللسان جناب انجینئر صاحب کا کہنا ہے کہ یہ انڈیا پاکستان کے خوارج کا کام ہے۔ یہ کیسا شاگرد ہے جو اپنے استاد کو خوارج کی لسٹ میں شام کر رہا ہے بلکہ 10 سال پہلے یہ بھی اسی لسٹ میں شامل تھا۔ انجینئر کے بقول۔

تحقیقی جواب

موجودہ بیان میں انجینئر مرزا کا کہنا ہے کہ حضرت عمر کی شہادت کی تفصیل اہلِ سنت کی 3 معتبر کتابوں میں موجود ہے جس میں 26 ذی الحجہ شہادت لکھی ہے اور آپ ان کتب کا

مطالعہ کریں۔ وہ 3 کتابیں یہ ہیں: (1): الاستیعاب ابن عبد البر کی (2): اسد الغابہ ابن اثیر کی اور (3): الاصابہ ابن حجر عسقلانی کی۔

مرزا صاحب کا تجزیہ

جب ہم ان کتب کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں الاصابہ میں حضرت عمر کی شہادت کی تاریخ ہی نہیں ملتی۔ مطلب کتابوں کا نام لیکر مرزا صاحب عوام کے ساتھ فراڈ کر رہے ہیں اور ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ الاصابہ شرح ہے اسد الغابہ کی یہ بھی مرزا کا جھوٹ ہے۔ یہ ایسی بات ہی نہیں۔

جب ہم اسد الغابہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پہلی روایت ابو بکر بن اسماعیل سے ملتی ہے جس میں ہے کہ حضرت عمر 26 ذی الحجہ کو زخمی ہوئے اور یکم محرم 24ھ آپ کو دفنایا گا۔ ابن کثیر نے البدایہ و النہایہ میں بھی یہ ہی لکھا کہ حضرت عمر 26 ذی الحجہ کو زخم ہوئے اور آپ کو یکم محرم الحرام 24ھ اتوار کے دن دفنایا گیا۔ ابنِ کثیر نے واقدی اور ابنِ جریر کا بھی یہ ہی قول نقل کیا ہے۔[1]

سیر اعلام النبلاء میں امام ذھبی نے بھی 26 ذی الحجہ کو زخمی اور یکم محرم کی شہادت اور دفن کا ذکر کیا ہے۔[2]

امام جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں 26 ذی الحجہ حضرت عمر کے زخمی ہونے اور یکم کو شہادت لکھی ہے۔[3] ابنِ سعد نے الطبات الکبریٰ 3/278 میں بھی یہ ہی لکھا ہے۔

امام سخاوی فتح المغیث میں لکھتے ہیں کہ اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں کہ آپ کو یکم محرم اتوار کے دن دفنایا گیا۔

ایک کمزور روایت اسد الغابہ میں جو سائنسی بنیادوں کے خلاف ہے کہ حضرت عمر کی شہادت 26 ذی الحجہ کو ہوئی اور 29 ذی الحجہ پیر کے دن حضرت عثمان خلیفہ بنے۔ یہ روایت سائنسی بنیادوں کے مخالف ہے آج ایسے سافٹ ویئر آچکے ہیں جن سے تحقیق کی جاسکتی ہے کہ 23ھ کو کیا 29 تاریخ پیر کا دن تھا۔ جواب ملتا ہے کہ نہیں۔ لہٰذا یہ روایت قابل قبول نہیں۔ اصل میں بعض حضرات کو مغالطہ لگا کہ قُتِل کا لفظ کتابوں میں ملتا ہے جس کا انہوں نے معنیٰ یہ کیا کہ شہید ہوئے جبکہ طُعِن اور قتل دونوں لفظ ملتے ہیں، طُعِن کا معنیٰ ہے زخمی ہونا اور یہ معنیٰ قُتِل بھی دیتا ہے اور یہ دونوں یہاں ایک معنیٰ میں استعمال ہوئے ہیں وہ ہے زخمی ہونا۔ لوگوں نے قتل سے وفات سمجھ لی جبکہ عربی میں زخمی ہونے کو بھی قتل سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس غلطی کا ازالہ ہونا چاہیے کہ زخمی ہونے کیلیے لفظ طعن اور قتل استعمال ہوتے ہیں۔ اس لیے محدثین اور تاریخ دانوں نے دونوں لفظ استعمال کیے ہیں۔

امام قسطلانی نے اپنی کتاب ارشاد الساری شرح صحیح بخاری حدیث نمبر 3692 کی شرح کرتے ہوئے لکھا: حضرت عمر 26 کو زخمی ہوئے اور اسی حدیث کی شرح، عمدۃ القاری شرح بخاری میں امام عینی نے بھی 26 کو حضرت عمر کے زخمی ہونے کا قول لکھا ہے۔

مشکاۃ المصابیح حدیث نمبر 6055 کی شرح کرتے ہوئے امام ملا علی قاری نے بھی 26 ذی الحجہ کو زخمی ہونے کا قول لکھا ہے۔ الاستیعاب میں ابن عبد البر نے لکھا کہ ابو لؤلؤ فیروز نے 26 کو حضرت عمر کو زخمی کیا اور یہ بات قطعی ہے کہ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہ عنہ زخمی ہونے کے 3 دن بعد شہید ہوئے اور ابن کثیر نے لکھا کہ مشہور قول یہ ہی ہے کہ آپ فوراً شہید نہیں ہوئے بلکہ سب مانتے ہیں کہ 3 دن زندہ رہے۔ آپ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ جب 26 کو زخمی ہوئے اور 3 دن زندہ رہے اور یہ مہینا 29 کا تھا تو لامحالہ 3 دن کے بعد یکم محرم ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہ عنہ یکم محرم کو جامِ شہادت نوش فرمایا۔

نتیجہ

آپ نے ان تمام حوالوں اور وضاحتوں کو دیکھا کہ سب

---

1 … البدایہ، 7/138

2 … سیر اعلام النبلاء، 1/95

3 … تاریخ الخلفاء، صفحہ: 109

کے سب محدثین اور تاریخ دان 26 ذی الحجہ کے زخمی ہونے اور یکم کو شہادت کا قول کر رہے ہیں جبکہ مرزا صاحب کا دعویٰ بھی سنتے جائیں اور دیکھیں آپ نے کس پر اعتبار کرنا ہے۔ انجینئر مرزا کہتے ہیں: کسی بھی اہلسنت کے محقق نے آج تک ان چودہ سو سال میں سیدنا عمر کا یوم شہادت یکم محرم نہیں لکھا۔ بلکہ ذوالحجہ کا آخری عشرہ ہے اور زیادہ تر اس میں 28 یا 29 ذوالحجہ ہے۔

گذارش

مرزا صاحب کے بیان کے متعلق کسی بھی اہل سنت کے محقق نے یکم محرم کو شہادت کا دن نہیں لکھا۔جناب سے کوئی پوچھے کہ آپ محقق ہیں؟ کہے گا کہ میرے سے بڑا کوئی محقق نہیں تو جناب آپ 10 پہلے یکم محرم مانتے تھے اور اب کیا ہو گیا ہے آپ کی تحقیق کو؟ اور آپ اپنے استاد ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کو محقق نہیں مانتے؟

خلاصہ کلام

ہمیں تحقیق سے پتا چلا کہ حضرت عمر 26 کو زخمی ہوئے اور یکم کو شہید ہوئے اور جو اس کا انکار کرتے ہیں وہ ماضی میں اقرار کرتے تھے اور ان کے آج کے فتوؤں سے ان کا ماضی داغدار ہوتا ہے اور شاعر نے ایسے لوگوں کے لیے کیا خوب کہا ہے کہ

یادِ ماضی عذاب ہے یا رب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

پریکٹس آف تصوف

تصورِ اسمِ ذات: طریقہ کار اور روحانی فوائد

از قلم: ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء

تصورِ اسمِ ذات اللہ تصوف و روحانیت کی بنیاد ہے۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تمام کتب اسی محور کے گرد گھومتی ہیں، آپ کے مطابق جو کوئی تصورِ اسمِ ذات اللہ میں کامل ہو گیا وہی حق الیقین تک پہنچا اور وہی بندہ فنافی اللہ ہو کر بقاباللہ پاتا ہے۔[1]

تصورِ اسمِ ذات کا طریقہ

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اس طریقہ کو سادہ مگر انتہائی گہرا اور روحانی قرار دیا ہے۔ درج ذیل مراحل اختیار کرنا ضروری ہیں؛

(1): قلب و بدن کی صفائی

باوضو ہو کر کسی پاک جگہ پر تنہائی میں بیٹھیں اور زبان، دل اور نیت کو پاک کر لیں۔ دل و دماغ کو دنیاوی خیالات سے آزاد کر لیں؛ آیات و اذکار کی تلاوت، تعوذ، الحمد، آیت الکرسی، سورۃ الفلق، سورۃ الناس اور سورۃ الاخلاص 3 مرتبہ پڑھ کر سینے پر دم کر کے ہتھیلیوں پر پھیر لیں۔

(2): حروفِ اسمِ ذات "اللہ" پر توجہ

عربی خط میں "اللہ" کے اسم کو سامنے رکھیں اور اسے دیکھیں پھر آنکھیں بند کر کے تصور کریں کہ یہ اسم ذات اللہ میرے دل پر لکھا ہوا ہے جیسے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حقیقی تصور وہ ہے کہ اسم ذات اللہ دل کے اندر اس طرح قائم ہو جائے جیسے روشن چراغ ہو۔[2]

تصورِ اسمِ ذات اللہ کے روحانی فوائد

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی مختلف کتب کے مطابق تصورِ اسم ذات اللہ کے روحانی فوائد بے شمار ہیں۔ ذیل میں کچھ اہم فوائد پیش کیے جاتے ہیں؛

(1): نفسِ امّارہ کی موت

تصورِ اسم ذات اللہ سے نفس ایک ہی وار میں ہلاک ہو

1... عین الفقر، صفحہ: 21
2... نور الہدیٰ کلاں، صفحہ: 64

جاتا ہے۔[1]

(2):دل کا زندہ ہونا

تصورِ اسمِ ذات اللہ سے قلبِ مردہ سے زندہ ہو کر ذکر میں مشغول ہو جاتا ہے۔[2]

(3):دیدارِ الٰہی کی راہ ہموار ہوتی ہے

تصورِ اسمِ ذات اللہ وہ دروازہ ہے جو دیدارِ الٰہی کی طرف کھلتا ہے۔[3] یہاں قلبی دیدار مراد ہے جو ہر ولی کو ہو سکتا ہے۔

(4):فنافی اللہ اور بقاباللہ کا مقام

تصورِ اسمِ ذات اللہ سالک کو فنا فی اللہ کر کے بقاباللہ کے مقام تک پہنچاتا ہے۔[4]

(5):علمِ لدنی اور مجلسِ محمدی میں حضوری

جس کا تصور کامل ہو جائے وہ مجلسِ محمدی میں حاضر ہوتا ہے اور علمِ لدنی کا وارث بنتا ہے۔[5]

(6):دل میں توحید کا نقش

تصور سے دل میں اللہ کے سوا کوئی باقی نہیں رہتا۔[6]

(7):خوف و غم سے نجات

جو تصور میں محو ہو گیا وہ دنیاوی خوف، حسد اور شیطان سے محفوظ ہو گیا۔[7]

(8):ہر لحہ ذکر میں رہنا

تصور سے سانس در سانس اللہ کا ذکر جاری ہو جاتا ہے؛ طالب ہر حال میں ذاکر ہو جاتا ہے۔[8]

اختتامی کلمات

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے مطابق تصورِ اسمِ ذات اللہ صرف ایک روحانی مشق نہیں بلکہ ایک کامل سفر ہے جو سالک کو دنیا و عقبیٰ کی حقیقتوں سے آشنا کرتا ہے اسے فنا فی اللہ، بقاباللہ، مجلسِ محمدی اور مشاہدۂ حق تک پہنچاتا ہے۔ تصورِ اسمِ ذات اللہ وہ کشتی ہے جو طوفانِ دنیا و نفس و شیطان سے بچا کر بندے کو ربّ کی بارگاہ میں پہنچاتی ہے۔[9]

نوٹ:مزید تفصیلات کے لیے میری کتاب زبدہ تعلیمات باہو ضرور پڑھیں۔

تنظیم ضیاء الھدیٰ کا تعارف

عصرِ حاضر میں جب مسلمان کہلانے والوں نے تراش خراش کر کئی فرقے بنا لیے کسی نے توحید کے نام پر اَنبیا و اَولیا کی گستاخیاں شروع کیں اور کوئی نئے نبی کا متلاشی بن بیٹھا۔ ایسے حالات میں اہلِ سنّت و جماعت کی **تنظیم ضیاء الہدیٰ** کی بہت حاجت تھی جو فکری و عملی سطح پر مسلک اہل سنت و عقائد اہلِ سنّت کی ترویج و اشاعت کرے لہٰذا 2019ء میں اس کی بنیاد ہمارے قائد ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء صاحب نے رکھی اور حُبِّ رسول کے جام پلانا اس تنظیم کا بنیادی نصب ُالعین ہے اور یہ تنظیم ان عقائد و نظریات کی حامل ہے جو اللہ کے آخری نبی محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے جانثار صحابۂ کرام، تابعین کرام اور ائمہ کرام نے قرآن و سنت سے متعین فرمائے ہیں اور جن کی تبلیغ حضور غوث الثقلین شیخ عبد القادر

---

1. …عین الفقر، صفحہ:36
2. …نور الہدیٰ کلاں، صفحہ 58
3. …کاشف الاسرار، صفحہ 77
4. …عین الفقر، صفحہ:69
5. …نور الہدیٰ کلاں، صفحہ:102
6. …محک الفقر، صفحہ:59
7. …کاشف الاسرار، صفحہ:61
8. …محک الفقر، صفحہ:44
9. …عین الفقر، صفحہ:94

جیلانی، حضور داتا گنج بخش، خواجہ غریب نواز اور سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہم نے فرمائی ہے۔ یہ تنظیم علمائے اہلِ سنت کی زیرِ نگرانی اپنا کام کر رہی ہے۔

تنظیم ضیاء الہدیٰ کا UK میں کام:

تنظیم ضیاء الہدیٰ ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء کی سرپرستی میں برطانیہ (یوکے) کے مختلف شہروں میں دینی خدمات انجام دے رہی ہے۔ یہ تنظیم یوکے میں بسنے والے مسلمانوں کی دینی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک جامع دینی نیٹ ورک کی حیثیت اختیار کر چکی ہے؛

(1): دارُ الافتاء الفقہ الاسلامی (برمنگھم اور لوٹن):

اسلامی زندگی میں راہنمائی کے لیے مستند دینی فتاویٰ کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اسی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے برمنگھم اور لوٹن میں **تنظیم ضیاء الہدیٰ** نے دارُ الافتاء الفقہ الاسلامی کا قیام کیا ہے، جہاں سینکڑوں مسلمان روزانہ فون سروس یا فزیکل اپوائنٹمنٹ کے ذریعے شرعی مسائل پر راہنمائی حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مسلم فیملیز کے پیچیدہ دینی و معاشرتی مسائل کے حل کی صورتیں پیدا کی جا چکی ہیں، عبادات و معاملات، وراثت، کاروبار، عقائد، عبادات اور معاشرتی رہنمائی کے حوالے سے مستند شرعی مشورے دیے جاتے ہیں۔

(2): برمنگھم کے علاقے کٹس گرین میں ادارے کا قیام:

کٹس گرین، برمنگھم میں مسلمان بڑی تعداد میں مقیم ہیں، مگر یہاں اسلامی تعلیمات اور عبادات کے لیے کوئی مؤثر مرکز موجود نہ تھا۔ اس خلا کو پُر کرنے کیلیے **تنظیم ضیاء الہدیٰ** نے ایک چرچ کو خرید کر اسے ایک فعّال اسلامی مرکز میں تبدیل کیا۔

یہ مرکز آج ایک جامع دینی و تعلیمی ادارہ بن چکا ہے۔ یہاں پر اب تک 18 سے زائد غیر مسلم اسلام قبول کر چکے ہیں جو اس ادارے کی علمی و روحانی محنت کا ثمر ہے۔ 1200 سے زائد مسلمان یہاں جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں۔ سینکڑوں بچے اور بچیاں روزانہ قرآنِ پاک، تجوید، دینیات اور اخلاقیات کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(3): اسلامک ریسرچ سینٹر:

تنظیم ضیاء الہدیٰ نے یوکے کے مسلمانوں کے دینی شعور کو اجاگر کرنے اور ائمہ کرام کی علمی معاونت کے لیے اسلامک ریسرچ سنٹر قائم کیا، جس کے ذریعے پورے یوکے کی مساجد میں جمعہ کے خطبات کو انگلش اور اردو زبانوں میں تیار کر کے فراہم کیا جاتا ہے تاکہ ائمہ کرام ایک معیاری اور بامقصد پیغام امت تک پہنچا سکیں۔

ماہانہ بنیادوں پر ایک مؤثر اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ماہنامہ **اسلام اور ماڈرن سائنس** شائع کیا جاتا ہے جو انگلش اور اردو دونوں زبانوں میں ہوتا ہے۔

اس ماہنامے کا بنیادی مقصد مسلمانوں کے ایمان، عقیدہ، نظریہ اور اسلامی شناخت کا تحفظ ہے، خاص طور پر نئی نسل کو سائنسی دلیلوں کے ساتھ اسلام کی حقانیت سے جوڑنا ہے۔

(4): آن لائن فری کورسز:

اس تنظیم کے تحت بیسیوں آن لائن فری کورسز کروائے جاتے ہیں تاکہ ہماری بچیاں گھر بیٹھی دین کی مبلغات بن سکیں اور ان کی تربیت کی جا سکے۔

پاکستان میں تنظیم ضیاء الہدیٰ کے 9 اسلامک ادارے

الحمدللہ! **تنظیم ضیاء الہدیٰ** مشن ختم نبوت ناموسِ رسالت کی تعلیم و تبلیغ میں اپنا روشن کردار ادا کر رہی ہے۔ یہ تنظیم ملک کے مختلف علاقوں میں ایسے ادارے قائم کر چکی ہے جہاں طلبہ و طالبات کو دینی و دنیاوی تعلیم سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔ ان اِداروں میں قرآن و حدیث، فقہ، سیرت، اخلاقیات اور عصری علوم کو نہایت اخلاص، محبت اور تربیت کے ماحول میں سکھایا جاتا ہے؛

(1):ادارہ ضیاء المدینہ توحید گارڈن پکا میل سٹاپ مین ملتان روڈ لاہور

یہ ادارہ تنظیم کی مرکزی حیثیت رکھتا ہے جہاں 120 طلبہ و طالبات دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔یہ ادارہ جدید سہولیات، تربیتی ماحول اور تجربہ کار اساتذہ کی رہنمائی میں نمایاں خدمات انجام دے رہا ہے۔

(2):جی ڈی اکسفورڈ سکول مانگا منڈی لاہور

200 بچے اور بچیاں دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو تعلیم اور جدید سکلز کے ذریعہ اپنی علمی قابلیت کے ساتھ کئی خاندانوں کی کفالت کرنے والے بنے گے۔

(3):ادارہ ضیاء المدینہ تلہ گنگ ونہار ضلع چکوال مین میانوالی روڈ

یہاں 70 طلبہ و طالبات دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو کہ اس خِطّے میں علم کی روشنی پھیلانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

(4):ادارہ ضیاء المدینہ پنڈوریاں سانگلہ ہل فیصل آباد

یہ ادارہ ایک بڑی تعداد میں طلبہ وطالبات کو تعلیم فراہم کر رہا ہے۔یہاں 120 طلبہ وطالبات زیر تعلیم ہیں اور تعلیمی معیار اور تربیتی ماحول پر خاص توجہ دی جارہی ہے۔

(5):ادارہ ضیاء المدینہ جھنگ سٹی

جھنگ شہر میں قائم اس ادارے میں بھی 50 سے زیادہ طلبہ وطالبات دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ادارہ نہ صرف تعلیم بلکہ مشن ختمِ نبوت پر خاص طور پر کام کر رہا ہے۔

(6):ادارہ ضیاء المدینہ جھنگ حسن خان

اس علاقے میں علم کی پیاس بجھانے کے لیے یہ ادارہ قائم کیا گیا جہاں 110 طلبہ وطالبات علم دین حاصل کر رہے ہیں۔

(8/7):ادارہ ضیاء المدینہ الیف بی ایریا کراچی

کراچی کے مصروف علاقے الیف بی ایریا میں قائم یہ ادارہ 130 طلبہ و طالبات کی تعلیم کا مرکز ہے۔جو ان شاء اللہ بہت سی زندگیاں بدلنے کا سبب بنے گا۔

(9):ادارہ ضیاء المدینہ شاہ خالد ٹاؤن شاہدرہ لاہور

یہ ادارہ ابھی نیو تیار ہوا ہے اور لاہور کے ایک اہم علاقے میں قائم ہے جہاں 20 طلبہ و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ **تنظیم ضیاء الہدیٰ** کے یہ تمام ادارے مشن ختم نبوت ناموسِ رسالت پر شب و روز کوشاں اپنی خدمات سر انجام دینے میں اپنی مثال خود ہیں۔ان اداروں میں پڑھنے والے طلبہ و طالبات دین کے سفیر، نیکی کے داعی اور پوری دنیا میں ختمِ نبوت کا علم لہرانے میں شب و روز کوشاں ہیں۔

ہومین ایڈ فاؤنڈیشن HAF
دکھی انسانیت کی خدمت کا روشن مینار

دنیا بھر میں دکھی اور پسے ہوئے انسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے اللہ رب العزت کچھ خاص بندوں کو چُن لیتا ہے اور وہ اپنے خلوص، اخلاص اور محنت سے امتِ محمدیہ کی خدمت میں جُت جاتے ہیں۔انہی مبارک ہستیوں میں سے ایک نام ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء کا ہے جنہوں نے 2022 میں **ہومین ایڈ فاؤنڈیشن** کی بنیاد رکھی۔اس فاؤنڈیشن کا مقصد آخری نبی حضرت محمدِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھی امت کے لیے حقیقی خیر خواہی اور مستقل بہبود کے منصوبے ترتیب دینا ہے۔

بین الاقوامی سطح پر خدمات

(1):یوگنڈا اور تنزانیہ میں قربانی کی سنت کا احیا:

ہومین ایڈ فاؤنڈیشن ہر سال عید الاَضحیٰ کے موقع پر یوگنڈا اور تنزانیہ جیسے افریقی ممالک میں سینکڑوں قربانیاں کرتی ہے۔وہاں کے غربا جو سال بھر گوشت کو ترستے ہیں، ان کے گھروں تک قربانی کا گوشت پہنچایا جاتا ہے۔ان لوگوں کے چہروں پر خوشی اور آنکھوں میں شکر کے آنسو اس کارِ خیر کی

گواہی دیتے ہیں۔

(2): فلسطین (غزہ) میں امدادی کام:

فلسطین کے مظلوم مسلمانوں، خاص طور پر غزہ میں محصور ہزاروں لوگوں کو پینے کا صاف پانی اور راشن فوڈ پیکجز مہیا کر کے **ہومین ایڈ فاؤنڈیشن** انسانی ہمدردی کا عظیم نمونہ پیش کر رہی ہے۔

پاکستان میں فلاحی منصوبے

(3): تعلیمی خدمات مدارس و اسکولنگ سسٹم:

پاکستان کے مختلف علاقوں میں 10 سے زائد مدارس میں **ہومین ایڈ فاؤنڈیشن** 800 سے زائد طلبہ و طالبات کی مکمل کفالت کر رہی ہے۔ یہ کفالت صرف مالی نہیں بلکہ 3 وقت کے کھانے، مکمل رہائش، صاف کپڑوں اور تعلیمی سہولیات سمیت ہے۔

یہ بچے حفظ و ناظرہ کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم بھی مفت حاصل کر رہے ہیں جبکہ بڑی عمر کے بچوں کو درسِ نظامی (عالم کورس) مفت کروایا جا رہا ہے تاکہ وہ معاشرے میں مؤثر دینی کردار ادا کر سکیں اور اپنے قدموں پہ کھڑے ہو کر کئی خاندانوں کیلئے کفیل بن سکیں۔

(4): سندھ، تھرپارکر میں صاف پانی کا انتظام:

صوبہ سندھ کے پسماندہ علاقے تھر میں، جہاں انسانیت پانی کی ایک بوند کے لیے ترس جایا کرتی تھی **ہومین ایڈ فاؤنڈیشن** نے اب تک 110 سے زائد ہینڈ پمپس لگائے ہیں۔ ان کا صاف پانی سینکڑوں خاندانوں کے لیے زندگی کی نوید بن چکا ہے اور مزید کئی علاقوں میں ہینڈ پمپس لگانے کا کام جاری ہے۔

(5): مساجد کی تعمیر:

جن علاقوں میں مساجد نہیں تھیں وہاں اب **ہومین ایڈ فاؤنڈیشن** کے ذریعے پانچ مکمل مساجد تعمیر ہو چکی ہیں جہاں اللہ کا ذکر، نمازیں، قرآن کی تعلیم اور دینی اجتماعات ہو رہے ہیں اور مزید خدمت کا یہ سفر جاری ہے۔

(6): معذور اور بیمار افراد کی مدد:

معذور اور مستحق مریضوں کا علاج معالجہ بھی **ہومین ایڈ فاؤنڈیشن** کے اہم کاموں میں شامل ہے تاکہ وہ ایک باعزت اور بہتر زندگی گزار سکیں۔

(7): غریب سادات کی کفالت:

ہومین فاؤنڈیشن ہر ماہ غریب سادات فیملیز کے گھروں میں اخراجات پہنچاتی ہے تاکہ ان کی عزتِ نفس مجروح نہ ہو اور ان کی بنیادی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔

(8): رمضان المبارک کے خصوصی راشن پیکجز:

ہر سال رمضان المبارک کے پورے مہینے کیلیے سینکڑوں گھرانوں کو راشن پیک فراہم کیے جاتے ہیں جن میں آٹا، چینی، گھی، دالیں، چاول اور دیگر ضروری اشیا شامل ہوتی ہیں۔

(9): لائیولی ہڈ پروجیکٹ (روزگار کے مواقع):

ہومین فاؤنڈیشن صرف خیرات نہیں دیتی بلکہ غریبوں کو بااختیار بنانے کے لیے چھوٹے کاروبار کے لیے رقم، رکشے، یا دیگر روزگار کے ذرائع مہیا کرتی ہے تاکہ وہ عزت کے ساتھ خود کمائیں اور اپنے خاندان کو پال سکیں۔

ہومین ایڈ فاؤنڈیشن آج ایک عالمی فلاحی تنظیم بن چکی ہے جو دلوں کو جوڑنے، دکھوں کو بانٹنے اور زندگیوں میں امید کے چراغ جلانے کا کام کر رہی ہے۔ یہ تنظیم ہمیں سکھاتی ہے کہ خدمتِ خلق، دینِ اسلام کا اصل حسن ہے۔ ڈاکٹر مفتی محمد قاسم ضیاء کی قیادت میں یہ کارواں مسلسل رواں دواں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین